بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خاں شاکر — یوم چہار شنبہ

جلد ۳۰ | ۲۵۔ ماہ نبوت ۱۳۲۱ ھش | ۱۵۔ ماہ ذوالقعدہ ۱۳۶۱ ھ | ۲۵۔ ماہ نومبر ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۷۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳۔ ماہ نبوت ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۶ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو نقرس کی تکلیف میں یوں تو کمی ہے۔ کہ جو جوڑ متورم تھے ان کا ورم اُتر گیا ہے۔ اور ہر وقت جو درد اور بے چینی رہتی تھی۔ اس میں افاقہ ہے۔ لیکن ناوقت پاؤں پر کھڑے ہو کر ذرا سا بوجھ ڈالنے سے بھی بہت درد ہوتا ہے۔ پہلے یہ حالت نہ تھی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال اپنے سفر دہلی سے کل واپس آ گئے ہیں۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ بنگہ سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ بیمار ہیں۔ شیخ ابو محمد شریف صاحب محلہ باب الانوار کی لڑکی ...

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۵۔ ماہ ذوالقعدہ ۱۳۶۱ھ

تبلیغ خاص کی تحریک اور جماعت احمدیہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۶۔ اکتوبر بروز جمعہ جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا ایک ایک لفظ اس درد کا اظہار کر رہا ہے۔ جو حضور کے دل میں پیغام احمدیت کو دُنیا کے گوشہ گوشہ تک پہونچانے اور انسانی آبادی کے ہر کونہ کو اس نور سے منور کرنے کے متعلق ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے نازل فرمایا۔ جن دوستوں نے اس خطبہ کا مطالعہ کیا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ حضور نے کس قدر تاکید کے ساتھ اس نہایت ہی اہم تحریک میں حصہ لینے کے متعلق دوستوں کو ارشاد فرمایا ہے کیونکہ حضور چاہتے ہیں۔ کہ علماء، امراء و رؤساء، پیروں۔ وگدی نشینوں کے علاوہ راجوں۔ مہاراجوں۔ نوابوں بلکہ بیرونی ممالک کے بادشاہوں کو بھی تکرار کے ساتھ تبلیغ کی جائے۔ اور تواتر کے ساتھ ان کو تبلیغی لٹریچر پہونچایا جائے کوئی احمدی بھی ایسا نہیں ہو سکتا۔ کہ جو اس امر سے واقف نہ ہو۔ کہ جماعت احمدیہ کے قیام کی اصل غرض اسلام کی تبلیغ واشاعت ہے۔ اور ہر احمدی پر تبلیغ فرض ہے۔ لیکن کتنے لوگ ہیں۔ جو اس فرض کو پوری ذمہ واری سے ساتھ ادا کرتے ہیں ہر شخص

کے لئے چونکہ براہ راست دوسروں تک پہونچ کر تبلیغ کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ اس لئے ایسے لوگوں کو اس موقعہ سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے تھا۔ اور اسے غنیمت سمجھتے ہوئے اس تحریک میں پورے جوش کے ساتھ حصہ لینا چاہیئے تھا۔ خصوصاً اس صورت میں کہ یہ تحریک عام ہے کوئی حد بندی نہیں۔ اور اس میں حصہ لینے کے لئے کوئی خاص شرح مقرر نہیں ہر شخص اپنی حیثیت کے لحاظ سے اس میں حصہ لے سکتا ہے۔ اگرچہ حضور نے اس امر کی بھی اپنے خطبات میں پوری طرح وضاحت فرما دی ہے کہ جو لوگ زیادہ حصہ لینے کی استطاعت رکھنے کے باوجود کم لیں گے وہ خدا تعالےٰ کے حضور قابل گرفت ہوں گے اس تحریک میں اب تک جن جماعتوں نے حصہ لیا ہے۔ ان کی فہرست اسی پرچہ میں شائع کی جا رہی ہے۔ اور اس پر فنانشل سکرٹری صاحب کے نوٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی بہت سی جماعتیں ایسی ہیں۔ جنہوں نے اس میں حصہ نہیں لیا۔ اور کئی ایسی ہیں جنہوں نے اپنی حیثیت اور استطاعت سے کم حصہ لیا ہے۔ جو نہایت ہی افسوسناک امر ہے۔ جماعت کے مقدس امام کی طرف سے ایسی اہم اور ضروری تحریک ہو۔ اور پھر اس میں حصہ لینے پر کوئی خاص پابندی نہ

ہو۔ اور احمدی افراد اور جماعتیں اس میں حصہ لینے میں سستی اور تامل کریں۔ یہ جماعت احمدیہ ایسی زندہ اور عملی جماعت کی شان کے منافی بات ہے۔

دراصل ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ احباب جماعت یاددہانیوں کے انتظار میں رہتے ہیں لیکن یہ بھی کوئی اچھی عادت نہیں۔ کسی نیک تحریک کا علم ہوتے ہی اس میں حصہ لینا چاہیئے۔ اور بالخصوص اس تحریک کے متعلق تو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ شروع میں ہی یہ ارشاد فرما چکے ہیں۔ کہ اس بارہ میں یاددہانیوں کے لئے نہ تو کوئی دفتر وغیرہ قائم کیا جائے گا۔ اور نہ اس کی گنجائش ہے۔ یہ ایک محدود تحریک ہے اور اگر اس میں حصہ لینے کا وعدہ کرنے والوں کو یاددہانیاں کرائی جائیں۔ تو عین ممکن ہے۔ کہ بعض کی موعودہ رقم سے زیادہ خرچ یاددہانیوں پر آ جائے بلکہ ممکن ہے۔ بعض صورتوں میں اس سے بھی زیادہ خرچ آئے۔ اسی لئے حضور ایدہ اللہ نے یہ بات کھول کر فرما دی ہوئی ہے کہ اس میں حصہ لینے والے نقد رقم ادا کر دیں۔ یا پھر زیادہ سے زیادہ ۳۰ نومبر تک اس کی ادائیگی کی تاریخ مقرر ہے۔ جیسا کہ حضور اپنے خطبات میں فرما چکے ہیں۔ اس تحریک کو کسی لمبے زمانہ پر پھیلایا نہیں جا سکتا۔ اس لئے اس میں حصہ لینے والے اول تو نقد ادائیگی کریں۔ ورنہ ۳۰۔ نومبر تک رقم ارسال کر دیں۔ اور اگر کوئی دوست کسی وجہ سے اتنا کم وقت

میں حصہ لینے کا ارادہ رکھتا ہو۔ تو اس کے لئے کسی وعدہ کی ضرورت نہیں وہ جب چاہیں۔ رقم بھیج سکتے ہیں۔ تحریک جدید کی طرح اس کی ادائیگی یا وعدہ کے لئے کوئی تاریخ مقرر نہیں۔ لیکن احباب جانتے ہیں۔ کہ گو یہ رعایت بھی ہے۔ مگر مومن سابقون میں شامل ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ پیچھے رہنے والوں میں رہنا کبھی پسند نہیں کرتا۔ اور جیسا کہ فنانشل سکرٹری صاحب کی طرف سے بار بار اعلان ہو چکا ہے۔ اس تحریک کے سلسلہ میں سابقون میں شامل ہونے کے لئے ۳۰۔ نومبر آخری تاریخ ہے اور ابھی اس میں اتنے دن باقی ہیں۔ کہ جو دوست ابھی تک اس سعادت سے محروم ہیں۔ وہ اگر کوشش کریں۔ تو موقعہ ہے کہ سابقون کی فہرست شامل ہو سکیں۔

پس ہم یہ یقین رکھتے ہوئے کہ احباب جماعت اس تحریک کی اہمیت اور اس میں حصہ لینے کی قدر و قیمت سے اچھی طرح آگاہ ہیں۔ ان کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ یاددہانیوں کے انتظار میں وقت ضائع نہ کریں۔ اور جن جماعتوں اور جن افراد نے ابھی تک اس میں حصہ نہیں لیا۔ وہ کوشش کریں۔ کہ ۳۰ نومبر تک اس میں شامل ہو کر سابقون کی صف میں کھڑے ہو جائیں اور جو حصہ تو لے چکے ہیں۔ مگر اپنی استطاعت سے کم لیا ہے۔ وہ بھی اس وقت کے اندر اندر اس کمی کو پورا کر کے اجر عظیم کے مستحق بنیں۔ اللہ تعالےٰ دوستوں کو اس طرف توجہ کرنے کی توفیق

تبلیغ خاص میں وعدہ اور روپیہ ارسال کرنیوالی جماعتوں کی فہرست

وہ جماعتیں جن کے وعدے نہیں آئے فوری توجہ کریں

"چندہ تبلیغ خاص" کی جو اہمیت اور اس زمانہ میں جو اس کی ضرورت ہے وہ ظاہر ہی ہے۔ یہ وہ چندہ ہے کہ جس کے ذریعہ امراء، رؤسا، پیروں، گدی نشینوں اور دوسرے صاحب اثر اور بارسوخ اصحاب میں تبلیغ ایک خاص سکیم کے ماتحت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ جاری فرمانے والے ہیں۔ جہاں اس تبلیغ کا ایک ذریعہ اخبار الفضل کا خطبہ نمبر اردو دان اصحاب کے لئے اور سن رائز کا پرچہ انگریزی دان طبقہ کے لئے ہوگا۔ کیونکہ سن رائز میں بھی حضور کے خطبہ کا ترجمہ ہوتا ہے۔ وہاں یہ تبلیغ سلسلہ کا خاص لٹریچر جو ان کے لئے ہی لکھا جائے گا کے ذریعہ بھی کی جائے گی۔ اس کے واسطے فنڈ کی ضرورت ہے۔ اس لئے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا۔ کہ ہر احمدی اپنی مالی طاقت کے مطابق حصہ لے۔ اور ایک ماہ کے اندر اندر اپنے وعدے اور روپیہ جمع کردیں۔ تا کام شروع ہو۔ ابھی تک جبکہ مہینہ ختم ہونے کے قریب آگیا۔ بہت ہی تھوڑی جماعتوں نے وعدے ارسال کئے ہیں۔ اور رقم بھی کم وصول ہوئی ہے۔ ذیل میں ان جماعتوں کے نام شائع کئے جاتے ہیں۔ جن کیطرف سے اب تک وعدے یا وعدے کی رقوم وصول ہو چکی ہیں۔ وہ جماعتیں جنہوں نے اب تک حصہ نہیں لیا۔ وہ فوری توجہ کریں۔ ہر جماعت میں ایک احمدی بھی خواہ عورت ہو یا مرد، بچہ ہو یا جوان ایسا نہیں رہنا چاہیئے۔ جو اس تبلیغ خاص میں حصہ لے کر ثواب لینے والا نہ ہو۔

جیسا کہ اس فہرست سے ظاہر ہے جہاں بعض جماعتوں نے بہت ہی کم حصہ لیا ہے۔ وہاں بعض احباب نے نمایاں حصہ لے کر اپنے اخلاص کا ثبوت اپنے امام کے حضور پیش کیا ہے۔ چنانچہ پشاور کے جناب خان بہادر محمد دلاور خانصاحب نے معہ بیگم صاحبہ کے ۱۰۰ اور اپنی دو دختران کیطرف سے ۵۰ کل ۱۵۰ حضور کی تحریک سنتے ہی ادا فرمایا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ پشاور کی جماعت سے چارسو روپیہ داخل ہو چکا ہے۔ اور انہوں نے وعدہ لینے کی کوشش نہیں کی۔ بلکہ میاں مظفر الدین صاحب امیر جماعت نے خود گھر بہ گھر جا کر "تبلیغ خاص" کی اہمیت اور ضرورت بتا کر روپیہ ہی وصول کرکے ارسال فرمایا۔ اب جو جماعتیں رہتی ہیں۔ وہ بھی اسی طرح روپیہ ہی ارسال کریں۔ لیکن اگر کسی کے پاس نہ ہو۔ اور پھر دسمبر یا جنوری میں ادا کرنے والا ہو۔ تو وعدوں کی فہرست مکمل کرکے ارسال فرمائیں۔ مگر یہ سب کام ۳۰ نومبر ۱۹۴۲ء تک وعدوں اور روپیہ کا پورا ہو جانا ضروری ہے۔ اس فہرست میں صرف جماعتوں کے نام ہیں۔ افراد براہ راست ارسال کرنے والوں کے نام نہیں شائع کئے جاتے۔ فہرست بغور پڑھ لیں۔

فہرست وعدہ و وصولی "تبلیغ خاص"

نمبر شمار	نام جماعت	وعدہ	وصولی
۱	جماعت فورنگ	۱۵	×
۲	" بھمد	۶/۸	×
۳	" سوک کلاں	۱۴/۱۰	×
۴	" کھاریاں	۴۵/۱۰	×
۵	" گجرات شہر	۴۲	۳۲/۸
۶	" گوبیکی	۱۹/۵	۱۹/۵
۷	" کالرہ دیوان سنگھ	۵۶/۸	۳۷/۸
۸	" سونگھ	۸/۱۲	۸/۱۲
۹	جماعت چک ۱۳۳/۱۱.L	۳۵/-	۱۷/-
۱۰	" لکھنؤ	۲۰۳/۸	۱۱۲/۸
۱۱	" جھانسی	۲۲/۸	۲۲/۸
۱۲	" اودھے پور کٹیا	۹/-	×
۱۳	" فوجی اصحاب الہ آباد	۱۴/۸	۱۴/۸
۱۴	" آگرہ	-/۱۴/-	-/۱۴/-
۱۵	" فیروزپور شہر	۴۷/۸	۴۷/۸
۱۶	" " چھاؤنی	۳/۸	۳/۸
۱۷	جماعت جہلم	۱۹/۸	۱۰/-
۱۸	" دولیال	۱۳/-	۱۳/-
۱۹	" اٹھوال	۲/۸	۱/-
۲۰	" خان فتح	۱۲/-	۱۲/-
۲۱	مستو تانگبول	۱۱/۸/۹	۱۱/۸/۹
۲۲	" بیری	۲/۱۴	۲/۱۴
۲۳	" بسراواں	۵/-	۵/-
۲۴	" سارچور	۵/-	۵/-
۲۵	" دولت پور پٹھانکوٹ	۱۱/۸/-	۱۱/۸/-
۲۶	" بٹالہ	۱۳/-	۱۳/-
۲۷	" رائے پور قادرآباد	۳۲/۱۲	۸/۱۲
۲۸	" سمبڑیال	۳۴/-	۲۴/۸
۲۹	" عزیز پور ڈوگری	۲۲/۸	۶/-
۳۰	" مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ	۱۰/-	×
۳۱	" سیالکوٹ چھاؤنی	۱۵/-	۱۵/-
۳۲	" گٹھیالیاں	۵/-	۵/-
۳۳	" بہلولپور	۱۷/-	۱۷/-
۳۴	" منور آباد سٹیٹ	۳۲/-	×
۳۵	" سیالکوٹ شہر	۳۹/-	×
۳۶	" کوٹ احمدیاں	۲۳/۱۰	۲۳/۱۰
۳۷	" پنجور سٹیٹ	۲۷/۸	۲۷/۸
۳۸	" روہڑی	۱۳/۸	۱۳/۸
۳۹	" کنری سندھ	۱۶/۱۲	۱۶/۱۲
۴۰	" کراچی	۴۱/۸	۴۱/۸
۴۱	" ناصر آباد سٹیٹ	۷/۸	۷/۸
۴۲	" حیدر آباد دکن	۱۴۴/-	۱۴۴/-
۴۳	" مٹھیانہ	۶/۸	×
۴۴	" جالندھر شہر	۹/-	۹/-
۴۵	" جماعت مرنج	۲/-	۲/-
۴۶	" ساہوں	۱۳/۸	۱۳/۸
۴۷	" جالندھر چھاؤنی	۱۴/-	۱۴/-
۴۸	" پیرسیاں	۵/۸	۵/۸
۴۹	" مکند پور	۵/-	۵/-
۵۰	" مزنگ	۵۸/۸	۴۷/۲
۵۱	خدام الاحمدیہ سول لائن لاہور	۳۱/-	۳۱/-
۵۲	جماعت بھاٹی گیٹ	۱۲/۴	۱۲/۴
۵۳	" ملتان	۱۸/۱۲	۱۸/۱۲
۵۴	" بہاول نگر	۲۷/-	۱۸/-
۵۵	" گوجرہ	۵۷/-	۵۷/-
۵۶	" چک ۲۰۹ لودھی ننگل	۵/-	۵/-
۵۷	" ۹۹ شمالی	۵/-	+
۵۸	جماعت چک ۱۱۲/ج	۱۴/-	۱۴/-
۵۹	" پشاور	۴۰۰/-	۴۰۰/-
۶۰	" کوہاٹ	۲۳/۸	۲۳/۸
۶۱	" بالاکوٹ	۷/۱۰	۷/۱۰
۶۲	" شیخوپورہ	۷/۸	۷/۸
۶۳	" کوٹ رحمت خان	۵/-	۵/-
۶۴	" اکال گڑھ	۵/۴	۵/۴
۶۵	" انبالہ شہر	۳۶/۶	۳۶/۶
۶۶	" مانسہرہ	۱۸/-	۱۸/-
۶۷	" انبالہ چھاؤنی	۱۹/-	۱۹/-
۶۸	" شملہ	۱۲/۱	۱۲/۱
۶۹	" لجنہ اماء اللہ دہلی	۳۰/۱۲	۳۰/۱۲
۷۰	" اسنور	۹/-	۹/-
۷۱	" سفیدوں جیند سٹیٹ	۵/-	۵/-
۷۲	" مری	۱۳/-	۱۳/-
۷۳	" کیمبل پور	۷/۸	۷/۸
۷۴	جماعت شیموگہ میسور	۲۹/۱۵/۶	۲۹/۱۵/۶
۷۵	جماعت جمشید پور	۶۶/-	۶۶/-
	قادیان		
۷۶	محلہ دار الفتوح	۴۱/۱۰	۴۱/۱۰
۷۷	لجنہ اماء اللہ دار الفضل	۲۱/۸/۶	۲۱/۸/۶
۷۸	دار البرکات	۷۰/-	۷۰/-
۷۹	دار الرحمت	۹۰/۲/۳	۹۰/۲/۳

نوٹ:۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا تبلیغ خاص کے متعلق خطبہ ۲۳ اکتوبر و ۲۵ نومبر ۱۹۴۲ء پڑھتے ہی بعض جماعتوں کے مخلص افراد نے فوری براہ راست حضور کے روپیہ ارسال فرمایا۔ ان کے نام بھی اس فہرست میں نہیں۔ کیونکہ ان جماعتوں کے کارکنوں نے ابھی تک فہرست مکمل کرکے ارسال نہیں کی۔

پس اب ویسے کارکن بھی فوری توجہ کرکے وعدے اور روپیہ ارسال کریں۔ یاد رہے کہ یہ فہرست ۲۲ نومبر ۱۹۴۲ء کی شام تک وعدوں اور وصول کی ہے۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

"کام کرنے کی عادت پیدا کی جائے" ۲۶ نبوت بروز جمعرات ۸½ بجے صبح دہ منٹ وقار عمل

درس الحدیث ——— از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ عالیہ

حدیث:۔ عن سهل بن سعد قال جاء رسول الله صلے الله عليه وسلم بيت فاطمة رضی الله عنها فلم يجد عليًا في البيت فقال اين ابن عمك قالت كان بيني وبينه شئ فغاضبني فخرج فلم يقل عندي فقال رسول الله صلے الله عليه وسلم لانسان انظر اين هو فجاء فقال يا رسول الله هو في المسجد راقد فجاء رسول الله صلے الله عليه وسلم وهو مضطجع قد سقط رداؤه عن شقه واصابه تراب فجعل رسول الله صلے الله عليه وسلم يمسحه عنه و يقول قم ابا تراب قم ابا تراب۔

ترجمہ:۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ صحابی سے روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف فرما ہوئے۔ آپ نے گھر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نہ پایا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے دریافت کیا انہوں نے کہا۔ کہ میرے اور ان کے درمیان کچھ ناچاقی ہو گئی ہے۔ اور وہ ناراض ہو کر میرے پاس سے چلے گئے ہیں۔ اور دوپہر کا قیلولہ نہیں کیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو کہا۔ کہ وہ حضرت علی کو تلاش کرے اس نے آکر بتایا۔ کہ وہ مسجد میں سوئے ہوئے ہیں۔ آپ مسجد میں تشریف لے گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ لیٹے ہوئے تھے۔ اور ان کی چادر ان کے پہلو سے گری ہوئی تھی جس کی وجہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جسم کو مٹی لگی ہوئی تھی۔ رسول کریمؐ نے اپنے دستِ مبارک سے مٹی کو جھاڑتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہا۔ قم ابا تراب۔

تشریح۔ اس حدیث سے ہمیں دیگر کئی امور ضروریہ کے علاوہ دنیاوی تعلقات کو قائم رکھنے کے متعلق آپ کا واضح اسوہ معلوم ہوتا ہے جس طرح خدا تعالےٰ کے حضور کامل عبودیت کا اظہار کر کے حقوق اللہ بجا لاتے تھے۔ اسی طرح دنیاوی رشتہ داروں کے حسنِ سلوک کے ساتھ پیش آتے تھے۔ اور دنیاوی فرائض باحسن طریق ادا کرتے تھے۔ اسی لئے خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ انك لعلیٰ خلق عظیم ”اے محمدؐ) یقیناً تو عالیِ اخلاق عالیہ ہے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ ”خلق عظیم“ کے معنے وہ تعلقات کیا کرتے تھے۔ جو انسان کے بنی نوع انسان سے ہوتے ہیں۔ ماں باپ دوست و احباب۔ بھائی۔ بہن وغیرہم کے ساتھ افسروں کے ساتھ۔ ماتحتوں کے ساتھ تعلقات کو اخلاق سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور جو شخص ان تعلقات کو اچھی طرح نبھائے۔ وہ واقعی دنیاوی زندگی قابلِ فخر رنگ میں گزارے گا۔

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے۔ کہ آپ آپس کے خانگی تعلقات کو استوار کرنے کی کوشش فرمایا کرتے تھے۔ نہ کہ کشیدہ کرنے کی۔ آپ اپنی پیاری لڑکی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے جاتے ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق دریافت کرتے ہیں۔ وہ کہتی ہیں۔ کہ میرے اور ان کے درمیان ناراضگی ہو گئی ہے جس کی وجہ سے وہ کہیں باہر چلے گئے ہیں۔ آپ کے اسوہ پر غور کرو۔ اگر آپ وسیع اخلاق کے حامل نہ ہوتے تو فوراً اپنی لڑکی سے کہتے۔ کہ چلو ہمارے گھر۔ یہاں رہنے کی ضرورت نہیں۔ علی کی کیا حیثیت ہے۔ ایک تو وہ میرا پروردہ ہے۔ دوسرے میرا مرید ہے۔ تیسرے نبی کی لڑکی اس کے ہاں ہے۔ کیا وہ ہماری لڑکی کو تکلیف دے سکتا ہے۔ لیکن آپ نے ایسا ہرگز نہیں کیا۔ بلکہ اسی وقت ایک شخص کو بھیجا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تلاش کرے۔ تلاش کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ حضرت علی مسجد میں سوئے ہوئے ہیں۔ آپ خود مسجد میں تشریف لے گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لگی ہوئی مٹی جھاڑتے ہوئے اور ازراہِ مزاح فرمایا۔ قم ابا تراب قم ابا تراب۔ پھر ان کو گھر لے آئے۔ اور میاں بیوی کی صلح احسن طریق سے کروا دی۔

فی زمانہ لوگ آپس کے تفرقات کی خلیج کو وسیع کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ذرا کوئی ایسی بات میاں بیوی کے مابین ہوئی جھٹ والدین اپنی لڑکی کی ناجائز طرفداری کر کے اور دے شہ دے کر گھر لے آتے ہیں۔ اور ان کے اسی طریق سے صرف میاں بیوی کے درمیان ہی اختلافات رونما نہیں ہوتے۔ بلکہ ان دونوں خاندانوں کے تعلقات کشیدہ ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ امر بالکل خلافِ شریعت ہے۔ اس عمل سے آپس کے تعلقات ہرگز قائم و استوار نہیں رہ سکتے اور یہ امر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ حسنہ کے خلاف ہے صحابہ رضی اللہ عنہم ہمیشہ اسی اسوہ پر گامزن رہتے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر جب اتہام لگایا گیا پہلے تو کئی دن انہیں پتہ نہ لگ سکا۔ ہوتے ہوتے آخرکار حضرت عائشہ کو بھی پتہ لگ گیا۔ یہ اپنے باپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاں روتے روتے گئیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس وقت بالائی منزل پر تھے رونے کی آواز سُن کر نیچے آئے۔ تو انہوں نے یہ واقعہ سنایا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کسی قسم کی طرفداری نہیں کی۔ بلکہ فوراً حضرت عائشہ کو کہا۔ کہ اپنے گھر چلی جاؤ۔

کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنی لڑکی پیاری نہ تھی۔ ضرور پیاری تھی۔ لیکن چونکہ صحابہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں رنگین تھے۔ اس لئے وہ کس طرح آپؐ کے اسوہ حسنہ کے خلاف چل سکتے تھے۔ ذرا ذرا سی بات پر لڑکیوں کو شہہ دینے سے تعلقات درست نہیں۔ بلکہ اور زیادہ کشیدہ ہو جاتے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ جی ہماری بیٹی کو فلاں فلاں بات کہہ دی۔ ان لوگوں کو سوچنا چاہیئے۔ کہ ان کے گھروں میں بھی تو دوسروں کی لڑکیاں ہیں۔ کیا کبھی ان کے اور ان کی بیویوں کے درمیان ناراضگی کی باتیں نہیں ہوئیں مجھے چونکہ قضا کے مقدمات سننے کا موقعہ ملتا ہے۔ میں جانتا ہوں۔ کہ ایسے تمام مقدمات جو میاں بیوی کے درمیان پیدا ہوتے ہیں۔ ان کی تہہ میں یہی معمولی معمولی باتیں کارفرما ہوتی ہیں اور معمولی بات کا بتنگڑ بنا کر آپس کے تعلقات بگاڑ لئے جاتے ہیں۔ اگر ان باتوں کو زیادہ طول دیا جائے تو طلاق اور خلع سے ورے بات نہیں ٹھہر سکتی۔

پس ہمارے ان تمام دوستوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اسوہ حسنہ سے سبق حاصل کرنا چاہیئے اور اس امر کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کس خوش انتظامی اور احسن طریق سے میاں بیوی کی صلح کرا دی۔ اور معاملہ کو بے فائدہ طول دے کر آپس کے تعلقات کو بگاڑا نہیں۔ اسی طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صحابہ کے درمیان بھی جھگڑوں کو مٹا دیا کرتے تھے۔

پس ہمیں بھی آپ کے نمونہ پر گامزن ہو کر خدا تعالےٰ اور اس کے پیارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کرنی چاہیئے۔

اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد وبارک وسلم۔ انک حمید مجید۔ خاکسار شیخ غلام مجتبیٰ۔ احمدی۔

رسالہ فرقان کا خلافت ثانیہ نمبر

مجلس رفقاء احمد قادیان کے ماہوار رسالہ کا پہلا سال ختم ہو رہا ہے۔ ماہ نومبر کا پرچہ شائع ہو چکا ہے۔ ارادہ ہے۔ کہ ماہِ دسمبر کا رسالہ خلافتِ ثانیہ نمبر ہو۔ جس میں اس مبارک زمانہ کے حالات وسلسلۂ احمدیہ کی خدماتِ اسلامیہ کا تذکرہ ہوگا۔ انشاء اللہ سلسلہ کے مضمون نگار اور شعراء کرام سے درخواست ہے کہ وہ جلد تر اس نمبر کے لئے اپنے مضامین اور نظمیں ارسال فرمائیں۔ زیادہ سے زیادہ ۱۰ دسمبر تک پہنچ [illegible]

اسلامی دُنیا کا شاندار اجتماع

(۱)

وہ دن قریب آرہے ہیں۔ جب ربانی فرشتے ان روحوں کو کھینچ کھینچ کر مسیح کے در پر جمع کریں گے۔ جنہیں اپنے روحانی امراض کے دُور کرنے کا فکر ہے۔ اور جو مسیح پاک کی قوت قدسی سے فیضیاب ہونے کی تڑپ اپنے دلوں میں رکھتے ہیں۔ جب شائقین دیارِ محبوب کی زیارت کے لئے بے قراری کے ساتھ ان ایام میں قادیان میں اکٹھے ہوں گے۔ جنہیں خدا کے مسیح نے روحانی غذا کی تقسیم کے لئے مخصوص فرمایا۔ جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ دسمبر کے آخری ہفتہ میں منعقد ہوتا ہے۔ یہ کوئی دنیوی اجتماع نہیں۔ لہو و لعب کی مجلس نہیں۔ رسمی تہوار نہیں۔ تماشہ یا کھیل نہیں۔ بلکہ اس کا مقصد اس خدائے قدوس و برتر کی یاد دلوں میں تازہ کرنا ہے۔ جسے ایک عالم نے بھلا رکھا ہے۔ جو باوجود سب سے زیادہ یاد کئے جانے کے لائق ہونے کے سب سے زیادہ لوگوں کے دلوں سے محو ہے۔ دنیا کو اپنا آرام نہیں بھولا۔ عیش و عشرت نہیں بھولی۔ فائدہ مند تجارت اور نفع مند کاروبار کا طریق نہیں بھولا۔ مگر وہ خدا ضرور بھول گیا۔ جس نے اس عالم کو آرام و فائدہ کے جمیع اسباب کے ساتھ پیدا کیا۔ ہمارا جلسہ اس زندہ خدا کو اس کی زندگی کی علامات کے ساتھ پیش کرتا۔ اور لوگوں کو اخروی زندگی کے آرام کا سامان مہیا کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ اس جلسہ میں شامل ہو کر خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان پیدا ہوتا اور مومنین کا ایمان بڑھتا ہے۔ ہمارا جلسہ سالانہ بلاشبہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا ایک زبردست ثبوت ہے۔

(۲)

اسلام کے عارضی تنزل کا دور ختم ہوا۔ اور اب اس کے غلبہ کے دن آگئے ہیں۔ اس گلستان پر خزاں کا موسم ختم ہوچکا اور اب بہار آرہی ہے۔ ایک حقیقت بین آنکھ کو اب اسلام کا مستقبل شاندار نظر آرہا ہے۔ جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں اسلام اپنی حقیقی شکل میں پیش کیا جاتا ہے۔ اس سے گہری عقیدت سچی محبت اور دلی اخلاص رکھنے والے اسلام کی خوبیوں کو اس رنگ میں پیش کرتے ہیں۔ کہ ان کے حسن کی تصویر دلوں پر نقش ہو جاتی ہے۔ اور اس کا روشن، شاندار اور خوبصورت مستقبل صاف نظر آنے لگتا ہے۔ اس جلسہ میں شامل ہونے والے کو یہ گلشن شادابی کے ساتھ لہلہاتا نظر آتا ہے۔ وہ اسلام کو اپنی اصلیت میں جلوہ گر دیکھتا ہے۔ دنیا کی نظروں سے اس نور کو اوجھل کرنے والا گرد و غبار یکبارگی اٹھ جاتا ہے اور سعید الفطرت محسوس کرتا ہے۔ کہ یہاں اسلام وہ اسلام ہے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پیش فرمایا تھا اور اس طرح جلسہ سالانہ اسلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ہے۔

(۳)

ایک زمانہ میں خدا تعالیٰ کا محبوب مامور اور مقدس انسان ہدفِ مطاعن بنا ہر چھوٹے بڑے نے اس کے خلاف زہر اگلا۔ دشمنوں نے حقیقت کو چھپانے کی پوری کوشش کی۔ اور ملّاؤں کی شکست خوردہ ذہنیت سے ان کا کوئی جواب بن نہ پڑا۔ بلکہ جہاں وہ خود ڈوبے اپنے ساتھ اوروں کو بھی ڈبویا۔ لیکن اب وہ دن گئے۔ آج محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات۔ فضائل اور خوبیوں کے اظہار و اعلان کا زمانہ ہے۔ اور آپ پر جو اعتراضات کئے جاتے تھے۔ آج ان کے مدلل جواب ملنے کا زمانہ ہے۔ یہ انقلاب اور حیرت انگیز انقلاب کیوں ہوا۔ اس لئے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ سچی محبت رکھنے والی ایک جماعت دنیا میں پیدا ہو چکی ہے۔ جس نے حضور کی ذات بابرکات کو بصیرت کی آنکھوں سے دیکھا۔ اور اب وہ حضور کی عزت کو دنیا میں قائم کرنے کا تہیہ کر چکی ہے۔ جماعت احمدیہ کے جلسہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اصلی حسن پیش کیا جاتا ہے ہمارا جلسہ سالانہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ہے۔

(۴)

امام مہدی اور مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ لوگوں کے لئے حیرت کا باعث بنا۔ جبکہ انہوں نے دیکھا کہ دعویدار عرب میں نہیں بلکہ ہندوستان میں پیدا ہوا ہے۔ دعوےٰ کرنے والے کی ہر بات دنیا والوں کی توقعات کے خلاف تھی۔ اس کی مخالفت شروع ہوئی اور انتہا تک جا پہونچی۔ مخالفت بڑھتی گئی۔ اور آخر اس نے ایک ایسے سیلاب کی صورت اختیار کر لی۔ کہ ظاہر بین آنکھ اس کی جماعت کے خاتمہ کے دن بہت ہی قریب دیکھنے لگی۔ ایمان کا درخت نہ ہلنا تھا اور نہ ہل سکا۔ خدا کے مسیح کے پاس آنے سے لوگوں کو روکا گیا۔ مگر آپ کو خدا تعالیٰ نے فرمایا یاتیک من کل فج عمیق یاتون من کل فج عمیق۔ کہ لوگ تیرے پاس دُور دراز کے علاقوں سے آئیں گے۔ خدا نے اُسے ایک بڑی جماعت دینے کا وعدہ دیا۔ چنانچہ مخالفتیں ناکام ہوئیں۔ فرشتوں کی چلائی ہوئی رَو نے مسیح پاک کے لئے مقبولیت دُنیا کے دلوں میں پیدا کر دی۔ اس کے ماننے والے ترقی کرتے گئے۔ اس کے عقیدتمند دور دراز براعظموں سے آنا شروع ہوئے۔ اور آتے رہتے ہیں۔ خدائی وعدے پورے ہوئے۔ اور اس وجہ سے جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ مسیح پاک کی صداقت کا ایک عظیم الشان ثبوت ہے۔

(۵)

خدائی دین میں رخنہ انداز ہونے والے حضرت خلیفہ اول رضؓ کی وفات کے منتظر تھے۔ بلکہ انہوں نے ہر ناجائز طریق کو استعمال کر کے موعود خلیفہ ثانی کی مخالفت انتہا تک پہونچا دی۔ بظاہر عمائدین [illegible] کی توجہ کا مرکز بنے "سلسلہ کے ستون" اپنی تائید ہر جگہ سے حاصل کر رہے تھے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی طرف سے مقدر ہو چکا تھا۔ کہ جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوا۔ موعود خلیفہ کے مخالفین گھٹتے گئے۔ قادیان کی آبادی بڑھی۔ جماعت ملک میں پھیلی اور ملک سے باہر بھی۔ جماعت کی ترقی نے بیرونی دشمنوں کو پریشان اور اندرونی دشمنوں کو حیران کر دیا۔ قادیان میں آنے والوں کی تعداد بڑھتی گئی۔ اور خدا کا خلیفہ خدا کا برحق خلیفہ ثابت ہوا۔ لاہور کی طرف کشش نفرت سے بدلتی گئی۔ اور آج جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ میں ہزارہا احمدی خلیفہ ثانی کی اتباع میں جمع ہوتے ہیں۔ پس ہمارا جلسہ سالانہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے برحق ہونے کا ایک عظیم الشان نشان ہے۔

(۶)

پس ہمارا جلسہ سالانہ کوئی معمولی جلسہ نہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کے شعائر میں سے ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کے دین کی صداقت قائم کرتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کے رسول کی عظمت قائم کرتا ہے۔ اور یہ خدا تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ وعدوں کے پورا ہونے کا ایک مظہر ہے۔ جس سے اس کی صداقت آشکار ہوتی ہے۔ اور خلافت ثانیہ کی صداقت کا واضح نشان ہے۔

اس جلسہ میں دُور و نزدیک کے احمدی سچی عقیدت کے ساتھ شامل ہوتے ہیں۔ کہ اس میں شامل ہونا خدا اسلام۔ رسول۔ مسیح موعودؑ۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صداقت کے دلائل سے اپنے آپ کو آراستہ کرنا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کے مامور و مرسل کی دعوت ہے۔ جسے قبول کرتے ہوئے احمدی والہانہ انداز میں اس مقدس مقام میں جمع ہوں گے جو مہبط انوارِ الٰہی و منزل اسرار خداوندی ہے۔ جو اس شخص کا مقام ہے جس

285

کے وجود نے اس مقام کی ہر اینٹ کو برکت دی ہے۔ قادیان میں آنا اپنے ایمانوں کو تازہ کرنا ہے۔ ہمارا اصلی مسکن۔ ہمارا اصلی گھر قادیان ہے۔ کیونکہ ہمارے دل اس کے ساتھ وابستہ ہیں۔ ہماری روح کی غذا اس جگہ ہے۔ ہمارا دل وہاں ہے۔ پیارا امام یہاں ہے۔ یہاں شعائر اللہ ہیں۔ خدا کے قائم کردہ نشان ہیں۔ اور یہ خدا کے رسول کا تخت گاہ ہے۔ ہم ابراہیم ثانی کے پرندے بن کر دیوانہ وار اپنے آشیانہ کی طرف پرواز کریں گے۔ دنیا کا کوئی کونہ ہمیں تسکین نہیں دے سکتا۔ پس ہم اپنی پوری کوشش سے۔ سچی خواہش سے نیک عقیدت۔ دلی اخلاص اور مومنانہ جوش سے قادیان میں جمع ہوں گے۔ کہ اپنے اصل گھر کی طرف لوٹنا ایک طبعی امر ہے۔

خاکسار۔ ناصر احمد واقف تحریک جدید

اچھوت اور ہندو اقوام

آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر مسٹر جناح کے پنجاب آنے پر اچھوتوں نے ان کو ایڈریس پیش کیا۔ جس میں کہا۔ کہ ہندو قوم نے ان پر سخت ظلم کئے ہیں یہانتک کہ ان کی تہذیب اور تمدن کو ہی بدل دیا۔ نیز کہا کہ آئندہ ہندوستان کے کانسٹی ٹیوشن میں آپ اچھوتوں کے حقوق کی نگرانی فرمائیں۔ اور کوشش کریں۔ کہ ہمارے حقوق جو اکثریت نے غصب کئے ہوئے ہیں ہمیں مل جائیں۔ پریس نے اس پر شور مچانا شروع کر رکھا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اچھوت اور ہندو ایک ہیں۔ دنیا کی کوئی طاقت اچھوتوں کو ہندوؤں سے علیحدہ نہیں کر سکتی۔ کیونکہ ان کا مذہب تمدن اور کلچر ایک ہے۔ وغیرہ وغیرہ

آج ہم بتاتے ہیں کہ ہندوؤں کی طرف سے جو کچھ کہا جا رہا ہے۔ وہ بالکل غلط ہے۔ ہندو گرنتھوں نے اچھوتوں کو ہندوؤں میں شمار نہیں کیا۔ ہندوؤں کے مذہبی پستک اور عبادت گاہیں اور تہذیب اور تمدن بالکل مختلف ہیں۔ ہندوؤں کے دھرم گرنتھ تتھا تیوہار۔ اور عبادت گاہوں میں جانے کا کسی اچھوت کو حق نہیں۔ اگر اچھوت بھی ہندوؤں کا جزو ہیں۔ تو یقیناً ہندو دھرم شاستر دونوں کو یکساں حقوق دیتے۔ لیکن جس ہندو شاستر میں اچھوت کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ ہندوؤں کا موجودہ شور محض ایک سیاسی چال ہے۔ اور وہ اچھوتوں کو ہندو کہہ کر سیاسی حقوق کی خاطر اپنے ساتھ رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ورنہ نہ ہندو دھرم اچھوتوں کو ہندو قرار دیتا ہے۔ اور نہ ہندو لیڈر۔ چنانچہ آریہ سماج کا مشہور اخبار آریہ گزٹ لاہور لکھتا ہے کہ

"اس بحث میں سب سے زیادہ حصہ پنڈت لوکناتھ جی لے رہے ہیں۔ ان کا یہ مت (مذہب) ہے کہ بھنگیوں کے ساتھ چھوت محض مصلحت وقت ہو تو ہو۔ لیکن وید انوسار (وید کے مطابق) نہیں ہے۔ ویدوں نے صاف طور پر کہہ دیا ہے کہ ان کے ساتھ چھوت ناممکن ہے کیونکہ انکے جسم کے اندر بھی گندگی آ گئی ہے آجکل کانگرس نے پتیت ادھار کا بیڑا اٹھایا ہے یہ جذبہ مبارک ہے۔ اور ہم اس کی تہ دل سے قدر کرتے ہیں لیکن جہانتک مذہب کا سوال ہے ہمارے نزدیک وید شاستر ہی پرمان ہیں۔ نہ کہ کانگرس کا فرمان۔ مگر لطف کی بات تو یہ ہے کہ اس باب میں ابھی تک کانگرس نے بھی کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا۔۔۔۔۔ ہمارے خیال میں پنڈت لوکناتھ کی پوزیشن بالکل درست ہے۔"

(آریہ گزٹ ۲۶ جون ۱۹۳۲ء)

اس کے علاوہ وید میں صاف لکھا ہے کہ

स्तुता मया वरदा वेद
माता प्रचोदयन्तां
पावमानी द्विजानाम्

अ १९ ७१

ترجمہ: میں کو بہت سے آنادہ کرنے والی۔ دوجوں (برہمن۔ کھشتری۔ ویش) کو پوتر کرنیوالی وحی والی ویدماتا کی میں نے ستتی کی ہے۔ (اتھرو وید)

گویا وید صرف دوجوں کو ہی پاک کر سکتا ہے اچھوتوں اور شودروں کو نہیں۔ یعنی وید پڑھنے کا حق صرف اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کو ہے۔ نہ کہ شودر اور اچھوت کو۔

ہندو دھرم شاستروں میں بھی صاف لکھا ہے۔ کہ شودر اور اچھوت کو وید پڑھنے کا حق نہیں۔ چنانچہ وید انت شاستر میں لکھا ہے کہ "اگر شودر وید سن لے۔ تو اس کے کان سیسہ اور لاکھ سے بند کر دینے چاہئیں۔ وید پڑھے تو زبان کاٹ دینی چاہئیے۔ اور اگر وید منتر یاد کرے تو اس کا دل چیر دینا چاہئیے۔" (بھارت ورش کا دھارمک اتہاس صفحہ ۱۰۶)

"عورت شودر اور ان سے جو نیچ ہیں ان کو وید پڑھنے کا ادھیکار نہیں ہے"

(دیوی بھاگوت پوران ۱ ۳/۲)

اور تو اور آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند جی نے بھی اچھوتوں کو وید پڑھانے کی مخالفت کی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ "برہمن تین ورن یعنی برہمن کھشتری۔ ویش کا۔ اور کھشتری کھشتری کا۔ اور ویش صرف ویش کا یگیوپویت کرا کر پڑھا سکتا ہے۔ اور جو خاندانی نیک چلن شودر ہو۔ تو اس کو منتر سنگھتا (وید) چھوڑ کر سب شاستر پڑھا دے" (ستیارتھ پرکاش ۲/۴۳) گویا اچھوتوں کو وید پڑھانے کی اجازت نہیں پھر آپکا عملی نمونہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔ آپ کی جو لائف پنڈت لیکھرام نے لکھی ہے اس میں ایک واقعہ درج ہے کہ آپ نے ۲۰ جون ۱۸۷۴ء میں بنارس میں ایک پاٹشالہ قائم کیا۔ اور اس کے متعلق آپ نے ایک اشتہار لفظوں سے شائع کیا جس میں ان تمام علوم کے نام لکھے جو اس میں پڑھائے جائیں گے اور بالآخر لکھا کہ "اس میں برہمن، کھشتری۔ ویش سب وید تک پڑھیں گے۔ اور شودر منتر بھاگ (وید) کو چھوڑ کر سب شاستر پڑھیں گے۔" (جیون چرتر سوامی دیانند مصنفہ لیکھرام ۲۸۹)

کیا اس حوالہ کے بعد بھی کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ سوامی دیانند نے اچھوتوں کو وید پڑھنے کی اجازت دی ہے۔ پھر یہ بھی دیکھنا چاہیئے کہ اگر اچھوت ہندوؤں کا انگ ہوتے۔ تو ہندو شاستروں میں ان کے ہاتھ سے کھانا پینے کی اجازت ہوتی۔ لیکن تقریباً تمام شاستر ایک زبان ہو کر یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ اچھوتوں کے ہاتھ کا پکا ہوا یا ان سے چھوا ہوا کھانا سخت پاپ ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ "جو ایک ماہ تک شودر کا کھانا کھاتا ہے وہ اسی جنم میں شودر ہو جاتا ہے۔ اور مر کر اسے کتے کا جنم ملتا ہے۔" (اتری سمرتی ۔۔۔)

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں صرف نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ سر درد کے مریض سستی کے شکار اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے ان کے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں۔ پس آپ بھی سرمہ ممیرا خاص جو ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکا ہے۔ خرید لیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے چھ ماشہ ۱۲/ تین ماشہ ۱۰/-

پتہ۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان

نصرت گرلز ہائی سکول قادیان کی دو طالبات نے وظائف حاصل کئے

مئی گزشتہ میں جو انٹرنس کا نتیجہ نکلا تھا۔ اس کے ضمن میں الفضل میں یہ اعلان ہوا تھا۔ کہ سکول ہذا کا نتیجہ سو فیصدی رہا۔ اور ایک لڑکی نے سرکاری وظیفہ بھی حاصل کیا ہے۔ اب جناب رجسٹرار صاحب کی تحریر سے معلوم ہوا ہے۔ کہ سکول ہذا کی ایک اور لڑکی کو بھی اسی امتحان میں اچھے نمبروں کی وجہ سے سرکاری وظیفہ ملا ہے۔ اور غالباً وہ اس وظیفہ سے فائدہ دیر سے حاصل کر سکتی ہے گو اس کو مل گیا ہے۔ اس طرح سے سکول ہذا کا نتیجہ گزشتہ سال میں علاوہ سو فیصدی طالبات کے پاس ہونے کے دو لڑکیوں نے سرکاری وظیفہ حاصل کیا ہے امید ہے جناب اس کا بھی مختصر طور پر اعلان فرمائیں گے جزاکم اللہ خیراً۔ اس اچھے نتیجہ کے کریڈٹ میں علاوہ سٹاف کے ہیڈ مسٹرس صاحبہ استانی امۃ الرحمٰن صاحبہ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ اور جناب ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے۔ منیجر سکول ہذا خاص طور پر شامل ہیں۔

ہیڈ ماسٹر

۲ - جو برہمن شودر کا اناج کھا کر بیٹا پیدا کرتا ہے۔ وہ لڑکا اُس شودر کا ہے جس کا اناج اس نے کھایا تھا۔ شودر کا اناج اگر کھاتے ہوئے برہمن مر جائے۔ تو اگلے جنم میں گاؤں کا سؤر بن جاتا ہے۔ اتری سمرتی صلا

۳ - شودر کا آن جسم میں رہتے ہوئے جو برہمن مر جاتا ہے۔ وہ مرنے کے بعد سؤر کے جنم میں پیدا ہوتا ہے۔ یا شودر کے گھر میں جنم لیتا ہے۔ اور وہ بارہ جنم تک گدھا۔ سات جنم تک سؤر۔ اور سات بار کتے کا جنم دھارن کرتا ہے۔

دیاس سمرتی صلا ۶۵-۶۶

۴ - اگر برہمن بے علمی کی حالت میں اچھوتوں کا پانی پی لے۔ تو وہ ایک روزہ رکھے۔ اور پنچ گویہ (گئے کا پیشاب۔ گوبر۔ دودھ۔ دہی۔ گھی) پیئے۔ تب جا کر اس کی شدھی ہوگی۔ انگرس سمرتی صلا

۵ - اگر برہمن لاعلمی سے اچھوت کا کھانا کھا لے۔ تو وہ پندرہ دن تک گئے کا پیشاب اور جو کھائے۔ تب شدھ ہوگا۔ صلا ۲۶

ہندو گرنتھوں میں ایسے اور بھی سینکڑوں شلوک ہیں۔ جن کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہندو مذہب میں اچھوتوں کے ساتھ کھانے پینے کی اجازت ہرگز نہیں۔ اور اگر آج کوئی "وقتی مصلحت" کی بنا پر ایسا کرتا ہے۔ تو وہ اپنے مذہب کے خلاف کرتا ہے۔ اور یہ فعل اس کا ذاتی فعل سمجھا جائے گا۔

چونکہ کوئی آریہ سماجی کہہ سکتا ہے کہ ہم ان کتابوں کو نہیں مانتے۔ اسلئے ان کی تسلی کے لئے سوامی دیانند جی کی وہ ہدایت درج کرتا ہوں۔ جس کو انہوں نے ستیارتھ پرکاش میں درج کیا ہے۔ سوامی جی سے یہ سوال اٹھا کہ کہ ہر کس و ناکس کے ہاتھ کی بنائی ہوئی رسوئی کھانے میں کیا عیب ہے کیونکہ برہمن سے لے کر چنڈال تک کے جسم ہڈی گوشت چمڑے کے ہیں اور جیسا خون برہمن کے جسم میں ہوتا ہے ویسا ہی چنڈال وغیرہ کے جسم میں ہوتا ہے۔ پھر سب آدمیوں کے ہاتھ کی پکی ہوئی رسوئی کھانے میں کیا عیب ہے؟

یہ جواب دیا۔ کہ اس میں عیب ہے۔ کیونکہ جسطرح عمدہ چیزوں کے کھانے پینے سے برہمن اور برہمنی کے جسم میں بدبو وغیرہ نقصوں سے پاک بیج دیریہ پیدا ہوتے ہیں۔ ویسے چنڈال اور چنڈالنی کے نہیں ہوتے۔ کیونکہ چنڈال کا جسم بدبودار ذروں سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ ایسا برہمن وغیرہ ورنوں کا نہیں۔ اس لئے براہمن وغیرہ اعلےٰ ورنوں کے ہاتھ کا کھانا چاہیئے۔

ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱

اچھوت بھائی سوامی دیانند جی کے اس فتوے کو غور سے پڑھیں۔ ان کا عملی نمونہ یہ ہے۔ کہ انہوں نے کبھی بھی کسی اچھوت کے ہاتھ کا کھانا نہیں کھایا۔ ایک مرتبہ جب آپ کے پاس اچھوت کا پکا ہوا کھانا لایا گیا۔ تو آپ نے انکار کر دیا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ "سوامی جی نے پوچھا۔ کہ یہ کیا ہے۔ میں نے کہا۔ آپ کے واسطے کھانا ہے۔ اور آپ نے بڑی غلطی کی جو کالی موہن کے ہاں کا کھانا قبول کیا۔ کیونکہ یہ میری چشم دید بات ہے۔ کہ انکے گھر بھنگن کھانا پکایا کرتی ہے۔ فرمایا ہمیں معلوم نہ تھا۔ ہم نے ابھی اُنکی روٹی سے ترکاری الگ نکال کر رکھی ہے۔ میں نے کہا۔ آپ اس کھانے کو واپس کیجیئے۔ فرمایا۔ انہوں نے ہمارے ساتھ دغا کیا ہے...... چنانچہ وہ تھال واپس کر کے میرے لائے ہوئے کھانے سے تناول شروع کیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ بھی آ گئے۔ میں بھی موجود تھا۔ کہا بڑے افسوس کی بات ہے۔ کہ کل آپنے کھانا قبول کیا۔ اور آج انکار کر دیا۔ سوامی جی نے جواب دیا۔ جو آپنے کل بیان کیا تھا۔ وہ بات فوراً معلوم ہوئی ہم نے سُنا ہے کہ تمہارے ہاں بھنگن کھانا پکاتی ہے۔ اس نے جواب دیا میں نے کہدیا تھا۔ کہ ہم ہر ایک کے ہاتھ کا کھا لیا کرتے ہیں۔ تب اس کہنے پر بھی آپ نے مان لیا تھا۔"

جیون چرتر سوامی دیانند مصنفہ لیکھرام صفحہ ۲۴۱

خاکسار مہاشہ محمد عمر

قابل توجہ افسران ریلوے

قادیان ریلوے اسٹیشن کی اہمیت اس سے ظاہر ہے۔ کہ یہاں گورنمنٹ آف انڈیا کے ممبران و گورنمنٹ کے افسران۔ رؤساء اور مختلف شہروں کے زائرین کی آمدورفت رہتی ہے۔ اور یہ امر افسران ریلوے سے پوشیدہ نہیں۔ لیکن کس قدر تعجب کا مقام ہے کہ باوجود اس اہمیت کے اسٹیشن کے باہر بکنگ آفس کی کھڑکی پر۔ اور پلیٹ فارم پر بالکل روشنی کا انتظام نہیں۔ میں نے صبح کی گاڑی پر دیکھا ہے۔ کہ مذکورہ بالا مقامات پر کوئی روشنی نہیں ہوتی۔ اسٹیشن سے باہر تانگے اور بعض اوقات۔ ایک دو کاریں بھی ہوتی ہیں۔ وہاں بھی قطعاً روشنی نہیں ہوتی۔ مسافر سخت تکلیف اٹھاتے ہیں۔ پلیٹ فارم پر اگر اندھیرے میں خدانخواستہ کوئی حادثہ ہو گیا۔ تو اس کی ذمہ واری محکمہ ریلوے پر ہوگی۔

صبح کی گاڑی بالکل اندھیرے میں روانہ ہوتی ہے۔ جس پر جانے والے عورتوں۔ بچوں اور مردوں کی کثرت ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں کافی روشنی کا ہونا ضروری ہے۔ ٹکٹوں کی تقسیم کے متعلق بھی پبلک کو شکایت ہے۔

امید کی جاتی ہے۔ کہ ذمہ وار افسران اس طرف جلد خاص توجہ فرمائیں گے۔ اور روشنی کا جلد سے جلد انتظام کر دیں گے۔ تاکہ یہ تکلیف رفع ہو جائے۔

(ایک مسافر)

اعلان ضروری

۱ - بعض احباب مبلغین کو خود نامزد کر کے نظارت ہذا کو لکھتے ہیں۔ کہ وہی بھیجے جائیں۔ ایسے احباب کی آگاہی کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ نظارت ہذا کو ایسی صورت میں نہایت مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ بعض اوقات وہ مبلغین موجود نہیں ہوتے یا بیمار ہوتے ہیں۔ یا کسی دوسرے ضروری کام میں مصروف ہوتے ہیں۔ اور اسطرح احباب کو شکایت پیدا ہوتی ہے۔ آئندہ احباب کو چاہیئے۔ کہ مبلغین کو نامزد نہ کیا کریں۔ نظارت انشاءاللہ موقع کے لحاظ سے مناسب مبلغ خود بھیجدیا کرے گی۔

۲ - مولوی ابوالعطاء اللہ دتہ صاحب اب نظارت ہذا کے ماتحت نہیں ہیں۔ بلکہ نظارت تعلیم و تربیت کے ماتحت کام کر رہے ہیں۔ جو دوست انہیں بھیجنے کے لئے نظارت ہذا کو لکھتے ہیں۔ وہ خواہ مخواہ نظارت پر خط و کتابت کا بار ڈالتے ہیں۔

۳ - جلسہ سالانہ ریاست پٹیالہ کے لئے مبلغین نامزد کر دیئے گئے ہیں۔ انشاءاللہ وہ وقت پر پہنچ جائیں گے۔ قرب و جوار کے احباب کثرت سے جلسہ میں شامل ہوں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین خالص تو ملتی نہیں۔ اور ملتی ہے۔ تو پندرہ سولہ روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے۔ سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے۔ جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا اور اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں تو شباکن استعمال کریں۔ قیمت یکصد قرص ایک روپیہ۔ پچاس قرص ۹ر

ملنے کا

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

بواسیر!

یہ دوائی خونی بواسیر کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔

قیمت ایک شیشی دو روپے

طبیہ عجائب گھر قادیان

صاحبزادہ کیپٹن مرزا شریف احمد صاحب کے دورہ کے پروگرام میں تبدیلی

۲۴/۱۱/۴۲ کے الفضل میں صاحب زادہ صاحب کے دورہ کا جو پروگرام شائع ہوا ہے۔ اُس میں اس بنا پر تبدیلی کی جاتی ہے۔ کہ بعض احباب سیالکوٹ نے خواہش کی ہے۔ کہ ۲۸ کی بجائے ۳۰ نومبر کو دورہ شروع کیا جائے۔ تاکہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں اچھی طرح تحریک کر سکیں۔

اب صاحبزادہ صاحب کے دورہ کا پروگرام حسب ذیل ہوگا۔ سیالکوٹ کی جملہ جماعتوں اور با اثر احباب کا فرض ہے۔ کہ وہ تیسری احمدیہ کمپنی کے لئے زیادہ سے زیادہ احمدی نوجوان اپنے نزدیک ترین مقام بھرتی پر لاکر پیش کریں۔

تاریخ بھرتی	وقت بھرتی	مقام بھرتی
۳۰ نومبر ۱۹۴۲ء	۱۱ بجے صبح	ڈیریانوالہ
۳۰ نومبر "	۴ بجے شام	پوہلہ مہاراں
یکم دسمبر "	۱۱ بجے صبح	گھٹیالیاں
" "	۴ بجے شام	گھنوکے ججے
۲ دسمبر ۱۹۴۲ء	۱۱ بجے صبح	کھیوہ باجوہ
" "	۴ بجے شام	رائے پور
۳ دسمبر ۱۹۴۲ء	۱۱ بجے صبح	چونڈہ
" "	۴ بجے شام	سیالکوٹ شہر
۴ دسمبر ۱۹۴۲ء	۱۱ بجے صبح	ڈسکہ

(ناظر امور عامہ)

چکوال میں نیشنل وار فرنٹ کا جلسہ

آج ۲۳ نومبر چکوال میں بسلسلۂ جنگی قومی مورچہ ایک بہت بڑا جلسہ ہوا۔ جس میں گورنمنٹ پنجاب کے کئی وزراء بصدارت سر سکندر حیات خان بالقابہ وزیراعظم شامل تھے۔ اس کی کارروائی ۱۲ بجے سے ۵۵-۱۲ تک لاہور ریڈیو سٹیشن نے نشر کی۔ پہلے خطبہ خیرمقدم پڑھا گیا۔ پھر وزیراعظم نے ایک مؤثر اور پُرجوش تقریر فرمائی۔ جس میں بتایا۔ کہ ۵ لاکھ جوان میدان جنگ میں مصروف پیکار ہیں۔ اور قریباً ایک لاکھ مستری آلات جنگ کو درست رکھنے میں حصہ لے رہے ہیں۔ اور دوسرے لوگوں کو جو فوج میں نہیں۔ مگر جنگ کے کسی نہ کسی کام میں لگے ہیں ملاکر یہ تعداد سات آٹھ لاکھ تک پہنچتی ہے۔ یہ بھی بیان کیا۔ کہ سب سے پہلے جس کو وکٹوریہ کراس ملا تھا۔ وہ اسی علاقے کا تھا۔ اور کمانڈنگ آفیسر بھی اسی علاقے کا ہے۔ (محمد اکبر خان) پنجاب نے سوا کروڑ روپیہ جنگ کے لئے چندہ دیا۔ اور سات کروڑ جنگی قرضہ چندہ دینے والے زیادہ تر میرے غریب دیہاتی بھائی ہیں۔ اس علاقے کے بعض آدمیوں نے اپنے سب جوان بچے میدان جنگ میں بھیجدیئے ہیں۔ میرے خاندان کے ۸۰ کس اس میں حصہ لے رہے ہیں۔ یہ کسی پر احسان نہیں۔ بلکہ ہمارا فرض ہے۔

گذشتہ تین سالوں کے ابتدائی حالات اور جرمنی و جاپان کے کئی علاقے ہتھیا لینے کا ذکر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ اب پانسہ پلٹ چکا ہے۔ شمالی افریقہ کا اکثر علاقہ ہمارے زیر اثر آچکا ہے۔ اور یا تو برطانیہ اکیلا تھا۔ اب تمام بڑی جمہوری سلطنتیں امریکہ اور چین وغیرہ کل ۳۲ حکومتیں اس کے ساتھ ہیں۔ اور انشاء اللہ بہت جلد مکمل فتح کا پرچم لہرایا جائیگا۔ اور دشمن تباہ ہوگا۔ روس میں جرمنوں کو ہزیمت ہو رہی ہے۔ اور وہ دن دُور نہیں۔ کہ تمام روس جرمنوں سے خالی ہو جائے۔ مگر میرے بھائیو! یہ وقت سُستانے کا نہیں۔ بلکہ کمر ہمت کس لینے کا ہے۔ تاکہ دشمن جلد سے جلد نیچا دیکھے۔

آخر میں آپ نے فرمایا۔ کہ مجھے خوشی ہے۔ کہ اس ملک کے بعض صوبوں میں جو بدامنی کے واقعات ہوئے ہیں۔ اُن سے پنجاب نے اپنے دامن کو بالکل بچائے رکھا ہے۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ آئندہ بھی ایسا ہی ہوگا۔ قومی جنگی مورچہ کا قیام تو آپکا نجی فرض ہے خصوصاً غلط افواہوں کو روکنا۔ سو اس کے لئے مجھے کچھ زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اس کا فائدہ براہ راست آپ کو پہنچ رہا ہے۔ اور پہنچیگا۔ جب جنگ میں برطانیہ پوری پوری فتح پالیگا۔ تو ہم اپنے ملک ہندوستان میں پوری آزادی حاصل کریں گے۔ اور پنجاب اس کا کلید بردار ہوگا۔ اور اگر کوئی جائز حقوق دینے میں روک بنا۔ تو اس کے مقابلے اور آپ کی امداد کے لئے سب سے پہلے میں ہتھیلی پر سر رکھ کر نکلونگا انشاء اللہ وزیراعظم نے اپنی تقریر دعا پر ختم کی۔ بعدہٗ جناب ابوالاثر حفیظ جالندھری نے اپنی نظم نہایت والہانہ انداز میں سنائی۔ جو یوں شروع ہوتی تھی ؎ پنجاب کے سپوتو۔ بھارت کے نوجوانو جس میں آپ نے پنجاب سے کہا۔ پنجاب آسمان ہے۔ اور آپ چاند۔ تارے۔ اور آخری بندوں میں سے ایک یہ تھا ؎

آنسو بہا رہی ہے اور یہ سنا رہی ہے۔ ہٹلر کی آپ بیتی
پنجابیوں نے آکر جنگ عظیم جیتی

اکمل عفی عنہ

میگلائٹ کا بلب
اپنے گھروں
میں استعمال
کے لئے
خریدیں بجلی
کے بل
میں ۹۹ فیصدی
بچت کرتا
ہے
ہر جگہ بکتا ہے
میگ ورکس
قادیان
B. 97

تریاقِ کبیر!

تریاق کبیر اسم بامسمیٰ تریاق ہے۔ کھانسی۔ نزلہ۔ دردسر۔ ہیضہ۔ بچھو اور سانپ کے کاٹے کے لئے بس ذرا سا لگانے اور ذرا سا کھانے سے فوری اثر دکھاتا ہے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے۔

قیمت بڑی شیشی	درمیانی شیشی	چھوٹی شیشی
۸/	عہ/	۸/

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

سُرمہ بے نظیر

یہ سرمہ جسکا اشتہار آپ کے سامنے ہے آنکھوں کی جملہ امراض کے لئے اکسیر ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ اس سرمہ سے بڑھ کر اور کوئی سرمہ نہ آجتک ایجاد ہوا اور نہ ہوگا۔ ایک بار ضرور آزمائیں۔ پھر آپ کسی اور سُرمہ کے خریدار نہ ہونگے۔

قیمت فی تولہ دو روپے

ملنے کا پتہ: ویدک یونانی دواخانہ قادیان پنجاب

رُوحانی علاج

استغفار، درود اور دعا ہے۔

جسمانی علاج کے لئے ہومیوپیتھک علاج نہایت موزوں اور لطیف علاج ہے دوائیں زود اثر مگر کم خرچ ہیں۔ ہسٹیریا۔ لیکوریا۔ دیگر نسوانی امراض۔ مردانہ پوشیدہ گندہ امراض ذیابطیس۔ دمہ۔ دق۔ سفید داغ۔ بواسیر۔ مرگی پرانا ملیریا۔ کاربنکل۔ پائیریا۔ ناسور۔ کنٹھ مالا تلی۔ سانپ کاٹے کی دوائی منگوایئے۔

ڈاکٹر ایم۔ ایچ احمدی معرفت الفضل قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۲ نومبر۔ قاہرہ میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اتحادی طیارے بائیزرٹا اور طرابلس پر زور کے حملے کر رہے ہیں۔ کل برطانیہ کے بڑے بمباروں نے طرابلس کی گودیوں پر سیدھے نشانے لگائے۔ بموں کی وجہ سے فوجی بارکوں اور ورکشاپوں میں جگہ جگہ آگ لگ گئی تھی۔ جیدابیہ کے آس پاس برطانوی اور جرمن فوجوں میں جھڑپیں ہوئیں جس کے نتیجے میں دشمن کے کچھ سپاہی گرفتار کر لئے گئے۔ بن غازی میں دشمن سے کچھ برطانوی قیدی چھڑا لئے گئے۔ ان قیدیوں کی اکثریت ہندوستانیوں پر مشتمل ہے۔ جیدابیہ اور العقیلہ کے درمیان دشمن کافی سرگرمی دکھا رہا ہے۔ اندازہ یہ ہے کہ اسجگہ دشمن کی فوجیں برطانوی فوجوں کا مقابلہ کریں گی۔ اسجگہ جرمن فوجوں کو کافی سامان پہنچا دیا گیا ہے۔

تونیسیہ میں چھوٹی موٹی جھڑپیں ہو رہی ہیں۔ فریقین اپنی اپنی فوجوں کو دھڑا دھڑ سامان پہنچا رہے ہیں۔ جرمن اور اطالوی فوجیں تونیسیہ کے شمالی ساحل اور مشرقی ساحل کے درمیانی علاقے میں قلعہ بندیاں بنا رہی ہیں۔ تاکہ ٹونس اور بائیزرٹا کی حفاظت سے عہدہ برآ ہو سکیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ آزاد فرانس کی فوجوں نے شہر ٹونس سے ۳۰ میل کے فاصلے پر واقعہ ایک دریا کے پل پر حملہ کر دیا۔ جرمنوں نے اس پل کو بچانے کی کوشش کی۔ مگر وہ ناکام رہے۔ اس پل کو زبردست جنگی اہمیت حاصل ہے۔ وہاں سے مختلف مقامات کو سڑکیں جاتی ہیں۔ اب امریکن فوجیں اس پل کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ طرابلس کے علاقے کی جرمن فوجیں تونیسیہ کے علاقے میں داخل ہو گئی ہیں اور انہوں نے کاردوان اور اس کے قریب کے ایک اور مقام پر قبضہ کر لیا ہے۔ اسی اثناء میں جنرل جیرو کی فوجیں بھی مغرب سے مشرق کیطرف بڑھ رہی ہیں۔

لنڈن ۲۲ نومبر۔ شمالی اطالیہ میں دو اشخاص کو پھانسی کی سزا دی گئی ہے۔ ان پر الزام یہ ہے کہ وہ اتحادیوں کے ایجنٹ ہیں۔ اسی گروہ کے دو اور آدمیوں کو سولہ سولہ سال قید با مشقت کی سزا دی گئی ہے۔ اطالیہ پر اتحادی ہوائی جہازوں کی بم باری کی وجہ سے اطالوی عوام میں گھبراہٹ پھیل گئی ہے۔ تورن۔ جنیوا۔ میلان اور دوسرے اطالوی شہروں پر جنہیں برطانوی طیارے بم برساتے رہتے ہیں ان کو خالی کر دینے کی سکیم بنائی گئی ہے ان شہروں کی شہری آبادی کو دور دراز علاقوں تک پہنچا دیا جائیگا۔ عورتوں۔ بچوں اور بوڑھوں کو اس کا معاوضہ دیا جائے گا۔

لنڈن ۲۲ نومبر۔ آزاد فرانس کے مشہور کمانڈر جنرل مسلیو وارد تونسیہ پہنچ چکے ہیں۔ آپ شمالی افریقہ کی فرانسیسی نو آبادیات کے چپے چپے سے واقف ہیں۔ آپ نے اتحادیوں کو مشورہ دیا ہے کہ بائیزرٹا پر حملہ کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیئے۔ اسوقت بائیزرٹا کو جو جنگی اہمیت حاصل ہے۔ وہ بحیرۂ روم کی کسی بندرگاہ کو حاصل نہیں۔ اس بندرگاہ میں بچاؤ کا نہایت اچھا انتظام ہے بندرگاہ کی توپیں ۲۵ میل تک نشانہ لگا سکتی ہیں۔ بندرگاہ میں بیس تیس ہزار فوج کی حفاظت کا انتظام موجود ہے۔ اگر بندرگاہ میں جرمنوں کا اڈہ مضبوط ہو گیا۔ تو انہیں نکالنا مشکل ہو جائیگا بائیزرٹا میں سامان کا کافی ذخیرہ موجود ہے۔ وہاں بڑے سے بڑا جنگی جہاز ٹھہر سکتا ہے۔ اور آبدوز کشتیاں ٹھہرانے کا نہایت اچھا انتظام ہے۔ سمندر اور ہوا کی طرف سے ہونے والے حملوں کا خاطر خواہ جواب دیا جا سکتا ہے۔ اس بندرگاہ میں ۲۰ ہزار ٹن گولہ بارود کا ذخیرہ ہے۔ ساٹھ فٹ موٹی پہاڑی چٹان سے اس تہ خانے کی چھت کا کام لیا گیا ہے۔

برلن ۲۲ نومبر۔ آج جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ جرمن فوجوں کی ۶۰۰ میل کی پسپائی بڑی مفید ثابت ہوئی ہے۔ اگر لیبیا اور سیرانیکا کا علاقہ جرمن فوجوں کے ہاتھ سے نکل گیا ہے۔ تو اس کی کمی تونیسیہ کے علاقے سے پوری ہو گئی ہے۔ جس کا بہت بڑا علاقہ جرمنوں کے قبضہ میں آگیا ہے۔ انونسر نے کہا۔ کہ جنرل رومیل کی فوجوں کی پسپائی کی وجہ سے اتحادیوں کا جنگی نقشہ بالکل بے کار ہو گیا ہے۔ مگر سوئٹزرلینڈ کے ایک نامہ نگار نے برلن سے اطلاع دی ہے۔ کہ یہ تمام طفل تسلیاں ہیں۔ جرمن عوام ان سے مطمئن نہیں ہو سکتے۔ رومیل کی شکست کی وجہ سے جرمنوں میں گھبراہٹ پھیل رہی ہے۔

لنڈن ۲۲ نومبر۔ برلن کی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ جرمن افسر ناروے میں زبردست دفاعی انتظامات کر رہے ہیں جرمنوں نے اعلان کر دیا ہے کہ مغربی ناروے کا سارا علاقہ حملے کی زد میں آسکتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ دشمن کسی وقت اس علاقے پر حملہ کر دے۔ اس لئے وہاں کے شہریوں کو ہر وقت اس خطرے کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ نہ صرف مغربی ناروے بلکہ مرکزی ناروے کے متعدد علاقوں میں بھی مورچے تیار ہو رہے ہیں۔

کلکتہ ۲۲ نومبر۔ ۸ نومبر کو کالی پوجا کی تقریب کے موقع پر پنڈال میں تباہ کن آگ لگ گئی تھی۔ اس سے ہلاک ہونیوالوں کی تعداد ۴۸ تک پہنچ چکی ہے ابھی درجنوں مجروحین زیر علاج ہیں۔ کلکتہ کارپوریشن نے اپنے خاص اجلاس میں فیصلہ کیا تھا۔ کہ اس حادثہ کی تحقیق کے لئے ایک کمیٹی مقرر کیجائے۔

لنڈن ۲۲ نومبر۔ پارلیمنٹ کے آئندہ اجلاس میں جو امور زیر بحث آنے والے ہیں۔ ان میں نو آبادیات کی صورت حالات خاص اہمیت رکھتی ہے۔ اس اجلاس میں مسٹر وینڈل ولکی اور مسٹر چرچل کے بیانات کو بھی زیر بحث لایا جائیگا اسکے علاوہ اطلانٹک چارٹر اور جنگ کے بعد نو آبادیات کی حکومتوں کی حالت پر بھی غور کیا جائے گا۔

واشنگٹن ۲۲ نومبر۔ آج رات امریکہ کے محکمہ جنگ نے یہ راز منکشف کیا ہے کہ جنگ کی ابتداء سے اب تک جنگ میں امریکہ کے ۴۰ ہزار ملین ڈالر خرچ آچکے ہیں۔ یہ رقم گذشتہ جنگ عظیم کے مجموعی خرچ سے دوگنی ہے۔ امریکہ کا ہر مہینہ پانچ ہزار یا پانچ سو ملین ڈالر جنگی امور کی نذر ہو رہا ہے۔

لنڈن ۲۲ نومبر۔ ۱۰ ہزار ۸ سو تیس (۳۰) محوری ہوائی جہاز ستمبر ۱۹۳۹ء سے جولائی ۱۹۴۲ء تک یقینی طور پر تباہ کئے گئے ہیں۔ ان میں سے دس ہزار ایک سو پچاس جرمن اور اطالوی ہوائی جہاز برطانیہ اس کی نو آبادیوں اور دیگر اتحادیوں کے ہوائی جہازوں نے اور برطانیہ کی طیارہ شکن توپوں نے تباہ کئے ۶۸۰ سے زیادہ برطانیہ کے جنگی اور تجارتی جہازوں کی توپوں نے اور بحری جہازوں کے ساتھ مل کر اقدام کرنے والے ہوائی جہازوں نے مار گرائے۔

کراچی ۲۲ نومبر۔ فوج اور پولیس کی ایک جمعیت نے بیس حروں کو جبکہ وہ جھیل مکھی کے پاس تھے گرفتار کیا ہے۔ ان کے خلاف کئی مقامات پر ڈاکے ڈالنے کا الزام ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ حر اپنا کھانا پکا رہے تھے کہ فوج اور پولیس وہاں پہنچ گئی۔ بعض حروں نے ... کی کوشش کی۔ مگر پولیس نے ان پر گولی چلا دی جس سے چند ہلاک اور زخمی ہوئے۔

لنڈن ۲۲ نومبر۔ روسی فوجیں تینوں اہم محاذوں پر دشمن کی فوجوں کو سخت نقصان پہنچا رہی ہیں۔ جرمن ریڈیو بدستور روسیوں کے ہونے والے حملوں کا ذکر کئے جا رہا ہے۔ آج انونسر نے کہا۔ کہ غالباً روسیوں کا سب سے بڑا حملہ ڈان پر ہوگا۔ مرکزی قفقاز میں روسیوں کو مقامی طور پر کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ ٹواپسی کے شمال مشرق میں بھی روسی فوجیں آگے بڑھ رہی ہیں۔ اور انہوں نے ایک اور بلندی جرمنوں سے چھین لی ہے۔ سٹالن گراڈ میں بھی جنگ جاری ہے۔ کل جرمنوں نے فیکٹریوں کے علاقے میں ایک اور حملہ کیا تھا۔ مگر روسیوں نے اس حملے کو بھی ناکام بنا دیا۔ ماسکو ریڈیو پر اعلان ہوا ہے کہ سٹالن گراڈ سے جو جرمن سپاہی گرفتار ہوئے ہیں وہ روسی فوجوں کے حوصلے اور ہمت کی بڑی تعریف کرتے ہیں۔

نئی دہلی ۲۲ نومبر۔ کل برطانوی طیاروں نے برما پر پھر حملہ کیا۔ منگلیڈن اور ٹونگو کے ہوائی ہوائی اڈوں پر زبردست بم باری کی۔ یہ حملے اس قدر سخت تھے کہ آجتک برما میں کوئی ایسا شدید فضائی حملہ نہیں ہوا ہوگا۔ موسم صاف تھا۔ اس لئے برطانوی طیاروں نے دھماکے سے پھٹنے والے ہزاروں بم گرائے۔ منگلیڈن میں ہوائی جہازوں کی پٹڑیوں اور ہینگروں کو سخت نقصان پہنچایا۔ ہوائی اڈے کی عمارتوں اور گوداموں میں ایسی آگ لگی۔ کہ سو میل سے نظر آتی تھی۔ ٹونگو میں بھی ہوائی جہازوں کی پٹڑیوں عمارتوں اور دوسرے سازو سامان میں آگ لگا دی گئی۔ ہوابازوں کا بیان ہے کہ اس آگ کو ۸۰ میل کے فاصلے سے دیکھا جا سکتا تھا۔ تمام برطانوی طیارے صحیح سلامت واپس آگئے۔

نئی دہلی ۲۲ نومبر۔ آج سرکاری کمیونک شائع ہوا ہے کہ مانڈلے میں جاپان کی مقبوضہ ریل روڈ پر جمعہ کو دسویں فوج کے طیاروں کے ایک بہت بڑے دستے نے ہندوستان کے فضائی اڈے سے اڑ کر شدید بم باری کی۔ انجن اور دوسرا سامان بنانیوالے کارخانے بموں کا نشانہ بنے۔ ان کارخانوں پر کئی ٹن بم پھینکے گئے۔ دشمن کے کسی طیارہ نے مقابلہ کیلئے پرواز بھی نہیں کی۔ طیارہ شکن توپوں کی گولہ باری بھی بہت معمولی تھی۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی ... ایڈیٹر: ثناء اللہ خان شاکر